یاس یگانہ چنگیزی

(1883 – 1956)

مرزا واجد حسین نام، پہلے یاس تخلص کرتے تھے، بعد میں یگانہ ہو گئے۔ ابتدا میں مولوی سید علی خاں بیتابؔ سے اصلاح سخن لیتے تھے، بعد میں شادؔ عظیم آبادی کے شاگرد ہو گئے۔ 1904 میں کلکتہ گئے، وہاں بیماری نے طول کھینچا تو علاج کے لیے لکھنؤ آئے۔ لکھنؤ ہی میں شادی کی اور یہیں بس گئے۔ لکھنؤ کے زمانہ قیام میں کئی ہم عصروں سے ان کے معرکے رہے۔ لکھنؤ میں غالبؔ کے کلام کی مقبولیت کے باعث یگانہؔ مرزا غالبؔ کے خلاف ہو گئے۔ خود کو غالبؔ شکن کہتے تھے۔

ان کی شخصیت میں خود پسندی بہت تھی۔ آزادہ روی ان کے مزاج کی خاصیت تھی۔ کلام میں قوت اور زور کے ساتھ ساتھ تلخی بہت ہے۔ ان کی شاعری میں ایک خاص طرح کی انفرادیت کا رنگ حاوی ہے۔ بول چال کے ایسے الفاظ بھی جو ادبی زبان کا حصہ نہیں ہیں، معنی میں تیزی اور تندی لانے کے لیے استعمال کرتے تھے۔ ان کی رباعیاں بھی مشہور ہیں۔ کلام کے مجموعے ”آیات وجدانی“ اور ”گنجینہ“ کے نام سے شائع ہوئے۔ ان کا کلیات اردو کے نامور محقق مشفق خواجہ نے مرتب کر کے شائع کیا ہے۔

© NCERT not to be republished

S012CH17

غزل

ادب نے دل کے تقاضے اٹھائے ہیں کیا کیا
ہوس نے شوق کے پہلو، دبائے ہیں کیا کیا

اسی فریب نے مارا، کہ کل ہے کتنی دور
اس آج کل میں عبث دن گنوائے ہیں کیا کیا

کسی کے روپ میں تم بھی تو اپنے درشن دو
جہاں میں شاہ و گدا رنگ لائے ہیں کیا کیا

پہاڑ کاٹنے والے زمیں سے ہار گئے
اسی زمین میں دریا سمائے ہیں کیا کیا

بلند ہو، تو کھلے تجھ پہ راز پستی کا
بڑے بڑوں کے قدم ڈگمگائے ہیں کیا کیا

خوشی میں اپنے قدم چوم لوں، تو زیبا ہے
وہ لغزشوں پہ مری مسکرائے ہیں کیا کیا

خدا ہی جانے یگانہ میں کون ہوں کیا ہوں
خود اپنی ذات پہ شک دل میں آئے ہیں کیا کیا

—— یاس یگانہ چنگیزی

© NCERT not to be republished

مشق

لفظ و معنی:

ہوس	:	ایسی خواہش جو ختم ہونے میں نہ آئے، سب کچھ پالینے کی خواہش
عبث	:	بے کار، فضول
درشن	:	دیدار، جلوہ
شاہ و گدا	:	بادشاہ اور فقیر
پستی	:	گراوٹ، نچلی سطح
زیبا	:	خوشنما، خوبصورت
لغزش	:	غلطی، بھول، خطا، لڑکھڑاہٹ

© NCERT not to be republished

غور کرنے کی بات:

○ غزل کے مقطع میں یگانہ اپنے وجود کی اصلیت پر شک کرتے ہیں اور اس کے ساتھ خدا ہی جانے کہہ کر یہ واضح کردیتے ہیں کہ وہ جو بھی ہیں خدا جانتا ہے۔ اس طرح اپنے آپ پر شک کرنا اور خدا ہی جانے کہنا نئی بات ہے۔

سوالوں کے جواب لکھیے:

1۔ مطلع میں ادب اور ہوس کے الفاظ سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

2۔ شاعر کو کس فریب نے مارا؟ بیان کیجیے۔

3۔ ''کسی کے روپ میں تم بھی تو اپنے درشن دو'' شاعر یہ کس سے کہہ رہا ہے؟

عملی کام:

- بلندی اور پستی متضاد الفاظ ہیں۔ اس غزل سے ایسے اور متضاد الفاظ تلاش کر کے لکھیے۔
- پہاڑ کاٹنا ایک محاورہ ہے جس کے معنی ہے، مشکل کام انجام دینا۔ آپ پانچ محاورے یاد کر کے لکھیے۔

© NCERT not to be republished

نظم

نظم کے معنی ''انتظام، ترتیب یا آرائش'' کے ہیں۔ عام اور وسیع مفہوم میں یہ لفظ نثر کے مدِّ مقابل کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اس سے مراد پوری شاعری ہوتی ہے۔ اس میں وہ تمام اصناف اور اسالیب شامل ہوتے ہیں جو ہیئت کے اعتبار سے نثر نہیں ہیں۔ اصطلاحی معنوں میں غزل کے علاوہ تمام اصناف میں کی جانے والی شاعری کو ''نظم'' کہتے ہیں۔لیکن جب ہم نظم کو بطور منفرد شعری صنف کے دیکھتے ہیں تو اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ نظم کا ایک مرکزی خیال ہوتا ہے جس کے گِرد پوری نظم کا تانا بانا بُنا جاتا ہے۔خیال کا تدریجی ارتقا بھی نظم کی ایک خصوصیت ہے۔طویل نظموں میں یہ ارتقا واضح ہوتا ہے۔جب کہ مختصر نظموں میں یہ ارتقا واضح نہیں ہوتا اور اکثر و بیشتر ایک تاثّر کی شکل میں اُبھرتا ہے۔

نظم کے لیے نہ تو ہیئت کی کوئی قید ہے اور نہ موضوعات کی۔ چنانچہ اردو میں غزل اور مثنوی کی ہیئت میں بھی نظمیں کہی گئی ہیں۔نظم گو شعرا کے یہاں ترکیب بند اور ترجیع بند کی ہیئت بہت مقبول رہی ہے۔ان دنوں نظم معرّا، آزاد نظم اور نثری نظم کی ہیئت کا چلن عام ہے۔

ہیئت کے اعتبار سے نظم کی چار قسمیں ہوسکتی ہیں:

1. پابند نظم

ایسی نظم جس میں بحر کے استعمال اور قافیوں کی ترکیب میں مقرّرہ اصولوں کی پابندی کی گئی ہو، پابند نظم کہلاتی ہے۔ نئے انداز کی ایسی نظمیں بھی، جن کے بندوں کی ساخت مروّجہ ہیئتوں سے مختلف ہو یا جن کے مصرعوں میں قافیوں کی ترتیب مروجہ اصولوں کے مطابق نہ ہو، لیکن ان کے تمام مصرعے برابر کے ہوں اور ان میں قافیے کا التزام پایا جائے، پابند نظمیں کہلاتی ہیں۔

© NCERT not to be republished

2. نظم معرّا

ایسی نظم جس کے تمام مصرعے برابر کے ہوں مگر ان میں قافیے کی پابندی نہ ہو، نظم معرّا کہلاتی ہے۔ کچھ لوگوں نے اسے نظم عاری بھی کہا ہے۔ آج کل اسے نظم معرّا ہی کہا جاتا ہے۔

3. آزاد نظم

ایسی نظم جس میں نہ تو قافیے کی پابندی کی جاتی ہے اور نہ اس کے تمام مصرعے برابر ہوتے ہیں۔ یعنی جس کے مصرعے چھوٹے بڑے ہوتے ہیں تاہم اس نظم میں بحر کی پابندی کی جاتی ہے۔

4. نثری نظم

نثری نظم چھوٹی بڑی نثری سطروں پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس میں نہ تو ردیف اور قافیے کی پابندی ہوتی ہے اور نہ ہی وزن کی۔ آج کل نثری نظم کا رواج دنیا کی تمام زبانوں میں عام ہے۔

© NCERT not to be republished